۴۔ امیر جلوۂ وحدت سے آشنا ہو دل
وہی ظہور وہی شان ہے جدھر دیکھو

دیکھیں خواجہ میر درد کے شعر نمبر ا کی حدیث

۵۔ چاہنا ہم کو تو اس کا چاہئے
وہ ہمیں چاہے تو پھر کیا چاہئے

دیکھیں خواجہ میر اثر کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۶۔ جمالِ یار کو کہتے ہو تم کہ ہاں دیکھا
کلیم ہوش میں آؤ بھی تم کہاں دیکھا

دیکھیں نظر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۷۔ کوئی کافر، کوئی مسلمان ہے
مجمع نور و نار ہے دنیا

حضرت انس بن مالک راوی ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے فرشتہ عرض کرتا ہے اے رب (اب) نطفہ ہے (اب) بستہ خون کا لوتھڑا ہے (اب) بوٹی ہے (ان مراحل سے گذرنے کے بعد) جب اللہ اس کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے اے رب کیا یہ نر ہے یا مادہ، نیک ہے یا بد بخت، اس کا رزق کیا ہے، اس کی مدتِ زندگی کیا ہے، یہ سب کچھ ماں کے پیٹ ہی میں لکھ دیا جاتا ہے۔ (۴)

۸۔ نہیں ممکن رسائی لامکاں تک
نشاں کس طرح پہنچے بے نشاں تک

دیکھیں ولی کے شعر نمبر ۷ کی حدیث

۹۔ عکس آئینہ سے یہ ظاہر ہے
تو ہی اول ہے، تو ہی آخر ہے

دیکھیں خواجہ میر درد کے شعر نمبر ا کی حدیث

۱۰۔ خوشی کا رنج ہے مجھ کو، ملال کی ہے خوشی
کہ رنج ہے پسِ راحت، خوشی ملال کے بعد

دیکھیں ولی کے شعر نمبر ۸ کی حدیث

۱۱۔ یہ وار فتۂ شوق دیدار تھے
تجلی کے موسیٰ طلب گار تھے

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۱۲۔ نور جس کا قبل خلقت تھا، ہوا اس کا ظہور
رحمت آئی، رحمتہ للعالمین پیدا ہوا

دیکھیں خواجہ محمد میر اثر کے شعر نمبر ۲ کی حدیث

۱۳۔ میہماں جب شب معراج ہوئے دعوت میں
چشمہ کوثر کا ملا، روضۂ جنت پایا

دیکھیں انشاء اللہ خان انشا کے شعر نمبر ۲ کی حدیث

۱۴۔ قاب قوسین جس کو کہتے ہیں
ہے وہ ادنیٰ مقام احمد ﷺ کا

دیکھیں خواجہ محمد میر اثر کے شعر نمبر ۱ کی حدیث

۱۵۔ جرم گو بے حد ہیں، پر میں عاشقِ مولیٰ تو ہوں
آیۂ لاتقنطوا کیوں کر نہ نکلے فال میں

دیکھیں عبدالحی تاباں کے شعر نمبر ۱ کی حدیث

۱۶۔ حضرت کا علم، علم لدنی تھا اے امیر
دیتے تھے قدسیوں کو سبق بے پڑھے ہوئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

''ہم امی گروہ ہیں نہ لکھتے ہیں نہ حساب داں ہیں''۔(۵)

۱۷۔ افتادگی میں بھی مجھے معراج ہے نصیب
ٹھوکر بھی کھائی ہے تو محبت کی راہ میں

الصلوٰۃ معراج المؤمن (٦)

نماز مومنوں کی معراج ہے

۱۸۔ کیسی گھڑی تھی گھر سے جو نکلا تھا میں غریب
پھر دیکھنا نصیب نہ مجھ کو وطن ہوا

حب الوطن من الایمان (۷)

وطن کی محبت (بھی) ایمان میں سے ہے۔

۱۹۔ سرد آہیں جب کسی نے کیں وطن یاد آگیا
چار جھونکے جب چلے ٹھنڈے چمن یاد آگیا

اوپر والے شعر کی حدیث دیکھیں۔

۲۰۔ قتل موذی کا تو شرعاً ہے درست
ناصح اب تک کیوں سلامت رہ گیا

خمس من الدواب کلھن فاسق یقتلن فی الحرم الغراب والحدأة والعقرب و الفارة والکلب العقور (۸)

پانچ جانور ہیں وہ سب موذی بدذات ہیں، مار ڈالے جائیں حرم میں۔کوا، چیل، بچھو، چوہا، کتا کاٹنے والا۔

۲۱۔ دورنگی سے نہیں خالی ہے کوئی بات اس بت کی
پیام صلح لب پر، جنگ کے آثار چتون پر

من کان ذالسا نین فی الدنیا جعل اللہ لہ یوم القیمة لسانین من نار (۹)

جو شخص دنیا میں دوزبان والا (یعنی منافق) ہوگا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے قیامت میں دو آتشیں زبانیں بنائے گا۔

۲۲۔ مرتبہ پیشِ خدا ہوتا ہے اتنا ہی بلند
جس قدر ملتا ہے انساں سے انساں جھک کر

من تواضع للّٰہ فقد رفعہ اللہ (۱۰)

جو شخص اللہ کے لیے انکساری کرے گا اللہ اس کا درجہ بلند کرے گا۔

۲۳۔ امیر پائے طلب جب سے توڑ کر بیٹھے
کبھی نہ ہاتھ سوئے اغنیا بلند ہوا

الید العلیا خیر من الیدالسفلیٰ (۱۱)
اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔

۲۴۔ اتنی وابستگی جہاں سے کی
شہر بیگانہ، تم مسافر ہو

کن فی الدنیا کانك غریب اوکانك عابر سبیلٍ وعد نفسك من اصحاب القبور (۱۲)
رہ دنیا میں مسافر کی طرح یا کہ جیسے راہ چلتا اور گن لے اپنی جان کو قبر والے مردوں میں۔

۲۵۔ نوجوان لوگ کیا نہیں کرتے
دل لگایا تو کیا گناہ کیا!

الشباب شعبة من الجنون (۱۳)
جوانی جنون کا حصہ ہے۔

نواب مرزا خان داغ (م ۱۳۲۲ھ/ ۱۹۰۵ء)

۱۔ یارب ہے بخش دینا بندے کو کام تیرا
محروم رہ نہ جائے کل یہ غلام تیرا

دیکھیں نظیرا کبرآبادی کے شعر نمبر ۵ کی حدیث

۲۔ ان آنکھوں نے کیا کیا تماشا نہ دیکھا
حقیقت میں جو دیکھنا تھا، نہ دیکھا

دیکھیں ولی کے شعر نمبر ۷ کی حدیث

۳۔ جلوہ دیدار نے بے خود کیا
حسرت دیدار باقی رہ گئی

دیکھیں نظیرا کبرآبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۴۔ وہ کوہِ طور تھا موسیٰ کا حصہ

الٰہی میں تجھے دیکھوں کہاں سے

دیکھیں نظیرا کبرآبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۵۔ ایمان کی کہیں گے ایمان ہے ہمارا
احمد رسول تیرا، مصحف کلام تیرا
شمس الضحیٰ محمد، بدر الدجیٰ محمد
ہے نور پاک روشن ہر صبح و شام تیرا

قرآن حکیم میں کئی جگہ محمد رسول اللہ آیا ہے۔ حدیث میں آتا ہے

القرآن کلام اللّٰہ (۱۴)

قرآن اللہ کا کلام ہے قرآن پاک میں آتا ہے

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَاO وَالْقَمَرِ اِذَاتَلٰهَاO (۱۵)

یہی تلمیح مذکورہ بالا شعر میں ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے،

عن جابرٍ بن سمرة رضی اللّٰہ عنه قال رایت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم فی لیلة اضحیان وعلیه حلة حمراء فجعلت انظرالیه والی القمر فلهو عندی احسن من القمر

حضرت جابر بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ چاندنی رات میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو میں دیکھ رہا تھا۔ حضور اس وقت سرخ جوڑا زیب تن کیے ہوئے تھے۔ میں کبھی چاند کو دیکھتا تھا اور کبھی آپ کو بالآخر میں نے یہی فیصلہ کیا کہ حضور چاند سے کہیں زیادہ حسین وجمیل ہیں۔

۶۔ آغاز کو کون پوچھتا ہے
انجام اچھا ہو آدمی کا

انما الاعمال بالخواتیم (۱۶)

نہیں اعتبار کاموں کا مگر خاتمے پر

۷۔ یہ کام نہیں آساں، انسان کو مشکل ہے
دنیا میں بھلا ہونا، دنیا کو بھلا کرنا ہو

خیر الناس من ینفع الناس (۱۷)

آدمیوں میں بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے

۸۔ کھل جائے ابھی عالم بالا کی حقیقت
اس راز کو پوچھو جو کسی خاک نشین سے

دیکھیں سودا کے شعر نمبر ۵ کی حدیث

۹۔ داغ ہر شخص سے جھک کر ملیے
کچھ عجب چیز ملنساری ہے

من تواضع للہ فقد رفعه اللہ (۱۸)

جو شخص اللہ کے لیے انکساری کرے گا اللہ اس کا درجہ بلند کرے گا۔

۱۰۔ دشمنوں سے دوستی، غیروں سے یاری چاہیے
خاک کے پتلے بنے تو خاک ساری چاہیے

من یحرم الرفق یحرم الخیر کله (۱۹)

جو شخص نرمی سے بے نصیب ہوا خیر سے بے نصیب رہا۔

۱۱۔ برائی نہ چاہے بروں سے نبا ہے
اگر ہے تو دنیا میں مشکل یہی ہے

دیکھیں ناسخ کے شعر نمبر ۷ کی حدیث

۱۲۔ غم دو جہان بھی ہے کافی مجھے
مگر آدمی کو قناعت نہیں

دیکھیں سودا کے شعر نمبر ۸ کی حدیث

۱۳۔ نصیب سوئے تو بیدار کوئی ہوتا
کہ شرط باندھ کے مردے سے وہ تو سوتا ہے

النوم اخوا الموت (۲۰)

نیند موت کی بھائی ہے۔

۱۴۔ گیسوؤں پر ہاتھ رکھ کر ناز سے کہتے ہیں وہ

سامری کو بھی تو ڈس جائیں یہ دو کالے مرے

اقتلوا الاسودین فی الصلوٰۃ الحیۃ والعقرب (۲۱)

مار دو دو کالوں کو نماز میں (یعنی) سانپ اور بچھو کو

۱۵۔ الاماں الاماں کہے گا فلک
تیر جس دم مری دعا کے چلے

الدعاء یرد البلاء (۲۲)

دعا دفع کرتی ہے بلا کو

۱۶۔ وہ عرضِ وصل سے رکھتے ہیں ہاتھ کانوں پر
اثر یہ خوب تری طرز گفتگو نے کیا

اذان کے لیے کانوں پر ہاتھ رکھے جاتے ہیں

۱۷۔ ہوش اڑتے ہیں دیکھ کر ان کو
ایسے دیکھے پری لقا نہ سنے

مالا عین رأت ولا اذن سمعت (۲۳)

نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا

۱۸۔ بشر نے خاک پایا، لعل پایا، یا گہر پایا
مزاج اچھا اگر پایا تو سب کچھ اس نے بھر پایا

البر حسن الخلق (۲۴)

خوئے نیک عمدہ خوبی ہے

۱۹۔ کیا عیش جاوداں کہ غم جاوداں نہیں
انسان کو ہے موت کا کھٹکا لگا ہوا

کفی للمرءِ بالموت واعظاً (۲۵)

آدمی کے لیے موت ایک واعظ کے طور پر کافی ہے۔

۲۰۔ عاجز جو طبیب آ گیا ہے
اب وقت قریب آ گیا ہے

اذا اراذا اللّٰہ تعالی انفاذ قضائہ و قدرہٖ سلب ذو ا العقول عقولھم حتی ینفذ فیھم قضاءہٖ و قدرہ (۲٦)

جب اللہ تعالیٰ اپنی قضاوقدر کو نافذ کرنا چاہتا ہے تو عقلمندوں کی عقل کو سلب کر لیتا ہے حتی کہ ان میں اس کی قضاوقدر نفوذ کر جاتی ہے۔

۲۱۔ مریضِ غم سے چلے پیش کیا طبیبوں کی
بغیر حکم الٰہی، نفس نہیں چلتا

اوپر والے شعر کی حدیث دیکھیں

۲۲۔ کچھ روئے ہیں، کچھ مرتے ہیں، کچھ لوٹ رہے ہیں
کس کی نظر بد تری محفل کو لگی

العین حق (۲۷)

نظر کا لگ جانا برحق ہے۔

محسن کاکوروی (م۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء)

۱۔ شعلۂ طور کا کاغذ یہ کھنچا نقشہ ہے
خاکہ انگارہ کفِ دست یدِ بیضا ہے

دیکھیں مرزا محمد رفیع سودا کے شعر نمبر ۲ کی حدیث

۲۔ قطرہ جب ساحل تشبیہ ہوا رو رو کر
آیا دامن میں لیے گردِ یتیمی گوہر
پانی پانی میں ہوا جوش مروت سے مگر
یعنی تازہ طبیعت سے کھلے یوں دل پر
کہ درین قطرۂ سائل نم لاتنھر نیست
وزپے درِ یتیم آیۂ لاتقھر نیست

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اللہ سے ایک درخواست کی تھی لیکن اگر نہ کی ہوتی تو میرے نزدیک بہتر ہوتا میں نے عرض کیا تھا پروردگار تو نے سلیمان بن داود کو بڑی حکومت

عطا فرمائی اور فلاں کو فلاں چیز دی۔ اللہ نے فرمایا محمد ﷺ! کیا میں نے تجھ کو یتیمی کی حالت میں نہیں پایا اور پھر کیا تجھے ٹھکانہ نہیں دیا میں نے عرض کیا، بے شک پروردگار (تو نے یہ انعام فرمایا) (۲۸)

لا تقھر سے متعلق حدیث

حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کا وہ مکان بہترین ہے جس میں کسی یتیم سے اچھا سلوک کیا جائے اور مسلمانوں کا بدتر مکان وہ ہے جس میں کسی یتیم سے بدسلوکی کی جائے، حضور نے اپنی دونوں انگلیوں (کو جوڑ کر ان سے) اشارہ کرتے ہوئے فرمایا جنت میں، میں اور یتیم کا سرپرست اس طرح (متصل) ہوں گے۔ (۲۹)

لا تنھر سے متعلق حدیث کے لیے دیکھیں قلندر بخش جرأت کے شعر نمبر ۲ کی حدیث

۳۔ عالم میں وہی ہوا ہے چلتی
جو صبح الست کو چلی تھی

دیکھیں محمد میر سوز کے شعر نمبر ۱ کی حدیث

۴۔ ہم رنگِ ارم زمانہ بشگفت
طوبیٰ لک یا ابا البشر گفت

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا طوبیٰ کیا ہے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے (جس کا پھیلاؤ) سو سال کی رفتار کے برابر ہے اہلِ جنت کے کپڑے اس کے شگوفوں سے برآمد ہوں گے۔ (۳۰)

۵۔ روے حسنات سوے اخبار
چشم رحمت سوے گنہگار

حضرت ابوذرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ نصیحت فرمایئے، فرمایا: جب تو کوئی گناہ کرے تو اس کے پیچھے نیکی (بھی ضرور) کرنا۔ نیکی بدی کو مٹا دے گی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا نیکیوں میں سے لا الٰہ الا اللہ (کا اقرار) بھی ہے۔ فرمایا وہ سب نیکیوں سے افضل ہے۔ (۳۱)

۶۔ منظورِ اشارۂ فکبر
قائم بہ مقام قم فأنذِر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی شخص کی نماز اس وقت تک قبول نہیں فرماتا جب تک وہ پورا پورا وضو کر کے قبلہ رو نہ ہوا اور اللہ اکبر نہ کہے۔ (۳۲)

۷۔ آنکھوں سے لکھوں صفت وہ آنکھیں
مالا عین رات وہ آنکھیں

مالا عین رأت ولا اذن سمعت (۳۳)

نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا

۸۔ اس کی توصیف میں اک شمہ ہے قرآن شریف
کہ لکھا خامۂ قدرت نے بوجہ احسن

عن سعد بن هشام قال سألت عائشة ام المومنين رضى الله عنها فقلت اخبرنى عن خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم! فقالت اما تقرأ القرآن قلت بلىٰ فقالت: كان خلقه القرآن (۳۴)

حضرت سعد بن ہشامؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے عرض کیا کہ آپ مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کو بیان فرمایئے حضرت عائشہ نے کہا کیا تم قرآن نہیں پڑھتے ہو؟ میں نے کہا بے شک میں قرآن پڑھتا ہوں تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق تو قرآن ہے،

۹۔ پیشوائے رسل سید نسل آدم
جلوہ حضرت حق نور مجسم ہمہ تن

عن ابى هريرةؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا سيد ولد ادم (۳۵)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سردارِ اولادِ آدم ہوں۔

ایک اور حدیث میں ہے:

عن ابى هريرةؓ قال قالوا يا رسول الله متى وجبت لك النبوة قال آدم بين الروح و الجسد

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ نے دریافت کیا یا رسول اللہ آپ کو نبوت کب عطا ہوئی ؟ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت حضرت آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔(۳٦)

۱۰۔ نہ رہے چشمہ کوثر کی تمنا مجھ کو
اس طرح کرلے تو اپنا مجھے مفتون دہن

عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انى فرطكم على الحوض من مربى على شرب و من شرب لم يظماء ابداً (۳۷)

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارا میزبان ہوں گا حوض کوثر پر جو شخص میرے پاس آئے گا وہ پانی پیے گا وہ کبھی پیاسا نہیں رہے گا۔

۱۱۔ افضلیت پہ تری مشتمل آثار و کتب
اولیت پہ تری متفق ادیان و ملل

عن ابی هريرةؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثت من خير قرون بنى آدم قرنا فقرنا حتى كنت من القرن الذى كنت منه (۳۸)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو نبی کے بہترین طبقوں میں قرن کے بعد قرن پیدا کیا گیا ہے یہاں تک کہ میں اس قرن میں ہوا جس قرن سے کہ میں ہوں۔

۱۲۔ تھا بندھا تار فرشتوں کا در اقدس پر
شب معراج میں تھا عرش معلیٰ بادل

عن انسؓ قال كان ابوذر يحدث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فرج سقف بيتى وانا بمكة فنزل جبرئيل (۳۹)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ابوذرؓ نے فرمایا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے گھر کی چھت کھول دی گئی اور میں اس وقت مکہ میں تھا پس جبرئیلؑ تشریف لائے۔

مولانا احمد رضا خان بریلوی (م ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء)

۱۔ ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا، ذکر ہے اونچا تیرا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل سے آیت ورفعنا لک ذکرک کے معنی پوچھے حضرت جبرئیلؑ نے کہا، اللہ فرماتا ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے گا تو میرے ساتھ تیرا ذکر بھی کیا جائے گا۔(۴۰)

۲۔ انت فیھم نے عدو کو بھی لیا دامن میں
عیشِ جاوید مبارک تجھے شیدائی دوست

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے میری امت کے لیے عذاب سے محفوظ رہنے کی دو آیات مجھ پر نازل فرمائیں، فرمایا: **وما کان اللہ لیعذ بھم وانت فیھم وما کان اللہ معذ بھم و ھم یستغفرون** اور (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ ان کو عذاب دے اور آپ ﷺ ان میں موجود بھی ہوں اور جب تک وہ معافی مانگتے رہیں گے اللہ تعالیٰ ان کو عذاب نہیں دے گا۔(۴۱)

۳۔ وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا، نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلام مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم تو (یعنی مکہ) سب سے برتر زمین ہے اور اللہ کو زمین کے ہر حصہ سے زیادہ پیاری ہے، اگر مجھ کو تیرے اندر سے نکالا نہ جاتا تو میں نہیں نکلتا۔(۴۲)

۴۔وصف رخ ان کا کیا کرتے ہیں شرح والشمس وضحیٰ کرتے ہیں
ان کی ہم مدح وثناء کرتے ہیں جن کو محمود کہا کرتے ہیں

دیکھیں داغ کے شعر نمبر ۵ اور قاضی محمود بحری کے شعر نمبر ۱ کی حدیث

۵۔ نہ عرشِ ایمن نہ انی ذاھب میں میہانی ہے
نہ لطف اُدن یا احمد نصیبِ لن ترانی ہے

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

٦۔ مومن ہوں، مومنوں پہ رؤف و رحیم ہو
سائل ہو، سائلوں کی خوشی لانھر کی ہے

دوسرے مصرع سے متعلق دیکھیں قلندر بخش جرأت کے شعر نمبر۲ کی حدیث

۷۔ پر ان کا بڑھتا تو نام کو تھا حقیقتاً فعل تھا اُدھر کا
تنزلوں میں ترقی افزا دنیٰ تدلیٰ کے سلسلے تھے

دیکھیں خواجہ محمد میر اثر کے شعر نمبر ا کی حدیث

۸۔ وہی ہے اول، وہی ہے آخر، وہی ہے ظاہر، وہی ہے باطن
اسی کے جلوے اسی سے ملنے اسی سے اس کی طرف گئے

دیکھیں خواجہ میر درد کے شعر نمبر ا کی حدیث

۹۔ من زار تربتی وجبت لہ شفاعتی
ان پر درود جن سے نوید ان بشر کی ہے

من زار قبری وجبت له شفاعتی

جو میرے مزار کی زیارت کرے اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔ (۴۳)

سید اکبر حسین رضوی الہ آبادی (م ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء)

ا۔ جھوٹ سے نفرت کلی ہو، طمع سے پرہیز
ہو نہ کچھ اور، پر اتنا تو مسلمان میں ہو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم کو بتاؤں کہ سب سے بڑے کبیرہ گناہ کون سے ہیں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور فرمائیے، فرمایا اللہ کا ساجھی قرار دینا، ماں باپ سے سرکشی کرنا، حضور اس وقت تکیہ لگائے ہوئے تھے۔ فوراً اٹھ بیٹھے اور فرمایا سنو، اور جھوٹی بات کہنی۔ جھوٹی شہادت دینی، حضور ﷺ نے اس لفظ کو بار بار اتنی مرتبہ فرمایا کہ ہم نے (اپنے دل میں) کہا اب حضور خاموش ہو جاتے تو بہتر تھا۔ (۴۴)

۲۔ تو دل میں تو آتا ہے، سمجھ میں نہیں آتا
بس جان گیا میں تری پہچان یہی ہے

دیکھیں ولی کے شعر نمبر ۷ کی حدیث

۳۔ غفلت نے کردیا جنھیں آزاد وہ ہنسیں
میری نگاہ میں تو یہ دنیا ہی جیل ہے

الدنیا سجن المومن وجنة الکافر (۴۵)

دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت

۴۔ زوال جاہ و دولت میں بس اتنی بات ہے اچھی
کہ دنیا کو بہ خوبی آدمی پہچان لیتا ہے

اذانظر احد کم الیٰ من فضل علیه فی المال و الخلق فلینظر الیٰ من هو اسفل منه (۴۶)

جب کوئی دیکھے مال اور صورت میں اپنے سے بہتر کو تو چاہئے کہ اپنے سے کم تر کو دیکھے۔

۵۔ دنیا میں ہوں دنیا کا طلب گار نہیں ہوں
بازار سے گزرا ہوں خریدار نہیں ہوں

کونو ا من ابناء الاٰخرةِ ولا تکونو امن ابناء الدنیا (۴۷)

تم آخرت کے فرزند بن جاؤ اور دنیا کے فرزند مت بنو۔

شاد عظیم آبادی (م ۱۳۴۵ھ/۱۹۲۶ء)

۱۔ بنادے شاد کو بھی راز دارِ علم الاسما
خدایا، داور ھیّئ لنا من امرنا رشدا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک دعا میں فرمایا خداوندا میں آپ سے اس نام کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں جس سے آپ نے اپنے ذات پاک کو مسمی فرمایا اور جو نام آپ نے اپنی کتاب میں نازل کیے اور جو نام مخلوق میں سے کسی کو سکھلائے اور ان ناموں کے وسیلے سے جن کا علم کسی کو نہیں۔ (۴۸)

۲۔ جلوۂ یار کا اب تک بھی وہی عالم ہے
شجرِ طور نہ باقی ہے نہ موسیٰ باقی

دیکھیں نظیرا کبرآبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۳۔ جس کو کہتے ہیں جنوں، نام ہے اس کا عرفاں
عقل کے فہم میں کب آئے گی حالت اس کی

دیکھیں ولی کے شعر نمبر ۷ کی حدیث

۴۔ جو اس کی مرضی وہ اپنی مرضی، یہی اگر روح نے ہے سوچا
ہمیشہ ہم کو ستائے گا دل، ہمیشہ نوبت بہ جاں رہے گی

دیکھیں خواجہ محمد میر اثر کے شعر نمبر ۳ کی حدیث

۵۔ اجل سلا دے گی سب کو آخر کسی بہانے، تھپک تھپک کر
نہ ہم رہیں گے، نہ تم رہو گے، نہ شاد یہ داستاں رہے گی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درد، دکھ موت کے قاصد ہیں۔ جب وقت مقرر آجاتا ہے تو موت کا فرشتہ آ پہنچتا ہے۔ اور کہتا ہے اے بندے کتنی ہی خبروں کے بعد خبریں آتی رہیں، قاصدوں کے بعد قاصد اور پیاموں کے بعد پیام بھی آتے رہے، اب میں آخری خبر ہوں، میرے بعد کوئی خبر نہیں آئے گی میں آخری قاصد ہوں میرے بعد کوئی قاصد نہیں آئے گا۔ اب چارو ناچار حکم رب پر تجھے لبیک کہنا ہے جب موت کا فرشتہ روح قبض کر لیتا ہے اور (اقربا اعزہ) اس پر چیخنے پیٹتے ہیں تو موت کا فرشتہ کہتا ہے تم کس پر چیختے ہو، کس پر چیختے ہو، کس پر رو رہے ہو۔ خدا کی قسم میں نے اس کی مدت حیات میں کوئی کمی نہیں کی، نہ میں نے اس کا رزق کھایا، بل کہ اس کے رب نے اس کو بلا لیا ہے رونے والا اپنے اوپر روئے خدا کی قسم میرے بار بار لوٹ کر پھیرے ہوتے رہیں گے، یہاں تک کہ میں تم میں سے کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔ (۴۹)

مولانا شبلی نعمانی (م ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۴ء)

۱۔ ھٰذا ولقد بلغت اقصاہ
فاسعوا وتو کلو علی اللہ

دوسرے مصرع سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز قائم ہو جائے تو تم اس کی طرف سعی کرتے (یعنی دوڑتے) ہوئے نہ آؤ بل کہ پھر پرسکون اور باوقار طریقے سے چل

کرآ ؤ پھر جتنی نماز مل جائے (امام کے ساتھ) پڑھ لو جتنی فوت ہو جائے اس کو پورا کرلو۔ (٥٠)

عن عمر قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یقول لو انکم تتوکلون علی اللّٰہ حق توکله لرزقکم کما یرزق الطیر تغدو خماصا و تروح بطانا (٥١)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اگر تم اللہ پر اس طرح توکل کرو جس طرح کہ توکل کرنے کا حق ہے تو وہ تم کو روزی دے جس طرح کہ پرندے روزی دیے جاتے ہیں صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو آسودہ ہو کر لوٹتے ہیں۔

٢۔ لاکھ تک بھی تو کہہ سکتے ہیں اس کو قنطار

ابن جریر نے حضرت انسؓ کی روایت قنطار کی تشریح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے کہ ایک ہزار دوسو (قنطار) ہے۔ (٥٢)

اس سے ظاہر ہو رہا ہے کہ کثرت مہر کی کوئی حد بندی نہیں۔ اسی پر اجماع ہے۔

٣۔ یہ طریقہ متوارث ہے تو کفار میں ہے
ورنہ اسلام ہے اک مجلسِ شوریٰ کا نظام

دیکھیں شیخ ابراہیم ذوق کے شعر نمبر ۴ کی حدیث

حالی ﴿م ١٣٣٣ھ/١٩١٤ء﴾

١۔ جو ہوتی تھی پیدا کسی گھر میں دختر
تو خوفِ شماتت سے بے رحم مادر
پھرے دیکھتی جب تھی شوہر کے تیور
کہیں زندہ گاڑ آتی تھی وہ اس کو جاکر
وہ گود ایسی نفرت سے کرتی تھی خالی
جنے سانپ جیسے کوئی جننے والی

حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی شخص کے ہاں لڑکی ہو، اور وہ اسے زندہ

گاڑے، نہ اسے ذلیل خیال کرے اور نہ اولا دِ نرینہ سے حقیر جانے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔(۵۳)

۲۔ ڈرایا تعصب سے ان کو یہ کہہ کر
کہ زندہ رہا اور مرا جو اسی پر
ہوا وہ ہماری جماعت سے باہر
وہ ساتھی ہمارا نہ ہم اس کے یاور
نہیں حق سے کچھ اس محبت کو بہرہ
کہ جو تم کو اندھا کرے اور بہرہ

جو شخص (امام کی) اطاعت چھوڑ دے۔اور جماعت سے الگ ہو جائے۔اور (اسی حالت میں) مر جائے۔تو وہ کافر کی موت مرتا۔اور جو شخص کسی نامعلوم جھنڈے کے نیچے لڑے۔جو تعصب کے سبب سے کینہ رکھتا ہو، یا اپنی قوم کی طرف بلاتا ہو، یا اپنی قوم کی مدد کرتا ہو، پھر وہ شخص (اس لڑائی میں) مارا جائے، تو وہ منکر کی موت مرا۔اور جو کوئی میری امت پر چڑھائی کرے اور برے بھلے کو (بلاتمیز) مارتا جائے اور ایمان کو نہ بچائے اور جس کے ساتھ (سلامتی کا) عہد ہو چکا ہو اس کے عہد کو پورا نہ کرے۔وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔اور نہ میں اس سے (تعلق رکھتا) ہوں۔(۵۴)

۳۔ خدا رحم کرتا نہیں اس بشر پر
نہ ہو درد کی چوٹ جس کے جگر پر
کسی کے گر آفت گذر جائے سر پر
پڑے غم کا سایہ نہ اس بے اثر پر
کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

لا یرحم اللّٰہ من لا یرحم الناس، ارحموا من فی الارض یرحکم من فی السماء (۵۵)

جو شخص بندوں پر رحم نہیں کرتا۔اللہ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔رحم کرو جو زمین میں ہے، تم پر رحم کرے گا جو آسمان میں ہے۔

ایک اور حدیث ہے کہ رحم کرنے والوں پر اللہ رحم کرتا ہے۔تم زمین والوں پر رحم کرو۔تم پر آسمان والا رحم کرے گا۔رحم (خونی رشتہ) رحمٰن سے پیوستہ ہے۔پس جو اسے جوڑے گا۔اللہ اسے جوڑے گا۔جو اسے قطع کرے گا اللہ اسے قطع کرے گا۔(۵٦)

۴۔ شریعت کے احکام تھے وہ گوارا
کہ شیدا تھے ان پر یہود و نصارا
گواہ اس کی نرمی کا قرآن ہے سارا
خود الدین یسر نبی نے پکارا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو کسی کام پر (متعین کر کے) بھیجتے تو فرماتے: اچھی اچھی باتیں سنایا کرنا اور بری باتیں نہ بتایا کرنا۔اور آسانی سکھاؤ، مشکل میں مت ڈالو۔(۵۷)

۵۔ بچایا برائی سے ان کو یہ کہہ کر
کہ طاعت سے ترک معاصی ہے بہتر
تورّع کا ہے ذات میں جن کی جوہر
نہ ہوں گے کبھی عابد ان کے برابر
کرو ذکر اہل ورع کا جہاں تم
نہ لو عابدوں کا کبھی نام واں تم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک شخص کی عبادت اور ایک شخص کی پرہیزگاری کا ذکر ہوا۔آپ ﷺ نے فرمایا: پرہیزگاری کے برابر کوئی چیز نہیں ہے۔(۵۸)

٦۔ بنانا نہ تربت کو میری صنم تم
نہ کرنا میری قبر پر سر کو خم تم

یا اللہ میری قبر کو بت نہ بنانا کہ پوجی جائے۔اللہ کا غضب ان لوگوں پر بہت سخت ہوگا، جو اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجد بنائیں گے یعنی ان کی پرستش کریں گے۔(۵۹)

۷۔ اگر بھولتے ہم نہ قول پیغمبر
کہ ہیں سب مسلمان باہم برادر
برادر ہے جب تک برادر کا یاور

معین اس کا ہے خداوند داور

جو شخص کسی ایمان دار کی کوئی دنیاوی تکلیف دور کرے خدا اس کی قیامت کے دن کی کوئی تکلیف اس سے دور کرے گا۔ جو کسی تنگ دست کی تنگی رفع کرے۔ خدا اس کی دنیا اور آخرت کی تنگی رفع کرے گا۔ اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا خدا اس کی دنیا و آخرت میں پردہ پوشی کرے گا اور خدا انسان کا معاون رہتا ہے۔ جب تک وہ اپنے بھائی کا معاون رہے۔ اور جب لوگ خانہ خدا میں جمع ہو کر خدا کی کتاب پڑھتے ہیں اور ایک دوسرے کو پڑھاتے ہیں تو خدا ان کو تسکین دیتا ہے اور ان پر اپنی رحمت کا سایہ کرتا ہے۔ فرشتے ان کے آگے پیچھے پھرتے ہیں اور جو ان میں سے خدا کے نزدیک ہوں۔ ان سے خدا ان کا ذکر کرتا ہے اور جس شخص کو اس کے عمل پیچھے ڈالے اس کا نسب اسے آگے نہیں لے جا سکتا۔(٦٠)

٨۔ حکمت کو اک گم شدہ لال سمجھو
جہاں دیکھو اپنا اسے مال سمجھو

حکمت کی بات ایمان دار کی گم شدہ چیز ہے۔ جہاں ملے اس کا حق ہے۔(٦١)

٩۔ سکھائی انہیں نوعِ انسانی پہ شفقت
کہا، ہے یہ اسلامیوں کی علامت
وہ جو حق سے اپنے لیے چاہتے ہیں
وہی ہر بشر کے لیے چاہتے ہیں
امیر اور لشکر کی تھی ایک صورت
فقیر اور غنی سب کی تھی ایک حالت
لگایا تھا مالی نے اک باغ ایسا
نہ تھا جس میں چھوٹا بڑا کوئی پودا

ایک صحابیؓ بیان کرتے ہیں، میں نے ابوذرؓ کو دیکھا کہ ان پر یمن کی چادر تھی، اور ایسی ہی ان کے غلام پر۔ میں نے اس کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ فرماتے تھے کہ یہ (غلام) تمہارے بھائی ہیں نیز خادم۔ خدا نے انہیں تمہارے ماتحت کیا ہے پس جس شخص کے ماتحت اس کا بھائی ہو، تو جو کچھ وہ خود کھاتا ہے، اس میں سے اسے بھی کھلائے،

اور جو کچھ خود پہنتا ہے اس میں سے اسے بھی پہنائے، اور کام کاج میں انہیں اتنی تکلیف نہ دے کہ وہ دب جائیں اگر انہیں سخت کام دے تو خود بھی ان کی مدد کرے۔ (٦۲)

۱۰۔ امیروں کو تنبیہ کی اس طرح پر

کہ ہیں تم میں جو اغنیا اور تونگر
اگر اپنے طبقے میں ہو سب سے بہتر
بنی نوع کے ہوں مددگار و یاور
نہ کرتے ہوں بے مشورت کام ہرگز
اٹھاتے نہ ہوں بے دھڑک گام ہرگز
تو مردوں سے آسودہ تر ہے وہ طبقہ
زمانہ مبارک ملے جس کو ایسا
یہ جب اہل دولت ہوں شرار دنیا
نہ ہو عیش میں جن کو اوروں کی پروا
نہیں اس زمانے میں کچھ خیر و برکت
اقامت سے بہتر ہے اس وقت رحلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے: **اذا کان امراؤکم خیارکم، اغنیاؤکم سمحاء کم و امورکم شوریٰ بینکم فظھر الارض خیر لکم من بطنھا، واذا کان امراؤکم شرارکم و اغنیاؤکم بخلاؤکم و امورکم الیٰ نسائکم، فبطنھا خیر لکم من ظھرھا** (٦۳)

جب تم میں سے بہترین اشخاص تمہارے امیر ہوں، اور تم میں سے جو غنی ہوں وہ سخی ہوں، اور تمہارے کام باہم مشورے سے ہوتے ہوں، تو زمین کا باہر اس کے اندر سے تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور جب تم میں سے بدترین شخص تمہارا امیر ہو، تم میں سے جو غنی ہوں وہ بخیل ہوں، اور تمہارے کام عورتوں کے سپرد ہوں تو زمین کا اندر (یعنی قبر) اس کے باہر (زندہ رہ کر چلنے پھرنے) سے تمہارے لئے بہتر ہے۔

۱۱۔ غریبوں کو محنت کی رغبت دلائی

کہ بازو سے اپنے کرو تم کمائی

ابوداؤدؒ نے ایک انصاری کا حال لکھا ہے، جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا۔ اور پھر حسب فرمان اونٹ کی کھال جورات کو اس کے گھر میں اوڑھنے بچھونے کا کام دیتی تھی اور پانی پینے کا پیالہ حاضر کیا۔ اور یہی اس کے گھر کا کل اثاثہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نیلام کے طور پر بیچا۔ دو درہم وصول ہوئے۔ ایک کا غلہ اس کے گھر بھیجا گیا۔ دوسرے کی کلہاڑی خریدی گئی۔ جس کا دستہ آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے ڈالا اور اسے جنگل سے لکڑی لانے کی ہدایت فرمائی۔ اس سے پیچھے وہ اچھی طرح گزارہ کرنے لگا۔ (۶۴)

۱۲۔ وہ بکر اور ثعلب کی باہم لڑائی
صدی جس میں آدھی انہوں نے گنوائی
قبیلوں کی کر دی تھی جس نے صفائی
تھی اک آگ ہر سو عرب میں لگائی
نہ جھگڑا کوئی ملک و دولت کا تھا وہ
کرشمہ اک اُن کی جہالت کا تھا وہ

ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاہلیت کے ایام میں یعنی اسلام کے زمانے سے پیشتر ثعلبہ کے بیٹوں نے فلاں شخص کو مار ڈالا تھا۔ پس اس سے ہمارا بدلہ لے دیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔ اور فرمایا کہ بیٹے کے قصور کا بدلہ ماں سے نہیں لیا جائے گا۔ (۶۵)

۱۳۔ خلیفہ تھے امت کے ایسے نگہ باں
ہو گلے کا جیسے نگہبان چوپایاں
سمجھتے تھے ذمی و مسلم کو یک ساں
نہ تھا عبد و حر میں تفاوت نمایاں

آگاہ ہو کہ تمہارے لئے پڑا ہوا مال خواہ کسی ذمی (یعنی غیر مسلم رعیت جس کے ساتھ امن کا عہد ہو چکا) کا ہو۔ حلال نہیں۔ سوائے اس کے کہ (اس کی مقدار اس قدر قلیل ہو کہ) مالک کچھ پرواہ نہ کرے۔ (۶۶)

۱۴۔ کہا چھوڑ دیں گے سب آخر رفاقت
ہوں فرزندو زن اس میں یا مال و دولت
نہ چھوڑے گا پر ساتھ ہرگز تمہارا
بھلائی میں جو وقت تم نے گزارا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے: **یتبع المیت ثلثة فیرجع اثنان، و یبقی معه واحد، یتبع اهله و ماله و عمله، فیرجعه اهله و ماله و یبقیٰ عمله.** (۶۷)

میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں۔ اس کے لواحقین، اس کا مال، اور اس کے اعمال۔ پس دو تو واپس آ جاتے ہیں، اور ایک پیچھے رہ جاتی ہے۔ یعنی لواحقین اور مال واپس آ جاتے ہیں۔ اور اعمال پیچھے رہ جاتے ہیں۔

۱۵۔ غنیمت ہے صحت علالت سے پہلے
فراغت مشاغل کی کثرت سے پہلے

دو نعمتیں ہیں کہ ان میں اکثر لوگ نقصان اٹھاتے ہیں۔ ایک تن درستی، دوسری کاروبار سے فراغت۔ (یعنی ان کی قدر نہیں کرتے)۔ (۶۸)

۱۶۔ وہ ملک اور ملت پہ اپنی فدا ہیں
سب آپس میں ایک اک کے حاجت روا ہیں
اولوا العلم ہیں ان میں یا اغنیا ہیں
طلب گار بہبود خلق خدا ہیں
یہ تمغا تھا گویا کہ حصہ انہیں کا
کہ حب الوطن ہے نشاں مومنیں کا

حب الوطن من الایمان (۶۹)

۱۷۔ جھکا حق سے جو جھک گئے اس سے وہ بھی
رکا حق سے جو رک گئے اُس سے وہ بھی

افضل الاعمال الحب فی اللّٰه و البغض فی اللّٰه (۷۰)

سب سے افضل عمل خدا کے لئے دوستی رکھنا اور خدا کے لئے دشمنی رکھنا ہے۔

۱۸۔ دین کہتے ہیں جسے وہ خیر خواہی کا ہے نام
ہے مسلمانو، یہ ارشادِ رسول ﷺ انس و جاں

ان الدين النصيحة (۷۱)

بے شک دین خیر خواہی کا نام ہے۔

۲۰۔ جماعت کی عزت میں ہے سب کی عزت
جماعت کی ذلت میں ہے سب کی ذلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من فارق الجماعة و استذل الامارة لقى الله ولا وجه له عنده (۷۲)

جس شخص نے جماعت چھوڑی اور امیر کی ذلت کی تو اللہ سے ملاقات کے وقت اس کی کوئی عزت نہ ہوگی۔

۲۰۔ کیا پوچھتے ہو کیوں کر سب نکتہ چیں ہوئے چپ
سب کچھ کہا انہوں نے پر ہم نے دم نہ مارا

من صمت نجا.

(۷۳) جو چپ رہا اس نے نجات پائی۔

۲۱۔ غنیمت ہے صحت، علالت سے پہلے
فراغت، مشاغل کی کثرت سے پہلے
جوانی، بڑھاپے کی زحمت سے پہلے
اقامت، مسافر کی رحلت سے پہلے
فقیری سے پہلے غنیمت ہے دولت
جو کرنا ہے کرلو تھوڑی ہے مہلت

اغتنم خمسا قبل خمس، شبابك قبل هر مك و صحتك قبل سقمك و غناء ك قبل فقرك و فراغك قبل شغلك و حياتك قبل موتك (۷۴)

غنیمت جانو پانچ کو پانچ سے پہلے۔ اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے صحت کو بیماری

سے پہلے، دولت کو محتاجی سے پہلے، فراغت کو مشغلے سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے۔

۲۲۔ سفر جو کبھی تھا نمونہ سقر کا
وسیلہ ہے اب وہ سراسر ظفر کا

السفر قطعة من العذاب (۷۵)

سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔

۲۳۔ غریبوں کو محنت کی رغبت دلائی
کہ بازو سے اپنے کرو تم کمائی
خبر تاکہ لو اس سے اپنی پرائی
نہ کرنی پڑے تم کو در در گدائی
طلب سے ہی دنیا کی گریاں یہ نیت
تو چمکو گے واں ماہِ کامل کی صورت

من طلب الدنیا حلالا استعفافا عن المسئلة و سعیا علی اهله و تعطفا علی جاره لقی اللّٰه تعالیٰ یوم القیامة و وجهه مثل القمر لیلة البدر (۷٦)

جو شخص جائز ذریعے سے روپے اس لئے کمائے کہ وہ بھیک مانگنے سے بچے اور بال بچوں کے لئے کوشش کرے اور اپنے پڑوسیوں پر مہربانی کرے، ایسا شخص قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملے گا اور اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوگا۔

۲۴۔ یہی ہے عبادت، یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

خیر الناس من ینفع الناس (۷۷)

آدمیوں میں بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے۔

۲۵۔ درِ فیض حق بند تھا جب نہ اب کچھ
فقیروں کی جھولی میں اب بھی ہے سب کچھ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **رُبَّ اشعث مدفوع بالا بواب لو اقسم علی اللّٰہ لا برہ (۷۸)**

بہت لوگ پریشان، موئے غبار آلودہ، دروازوں پر سے ڈھکیلتے ہوئے، اگر خدا کے اعتماد پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھیں تو خدا ان کی قسم کو سچا کر دے۔

۲۶۔ فتنے کو جہاں تلک ہو دیجئے تسکیں
زہر اگلے کوئی تو کیجئے باتیں شیریں
غصہ غصے کو اور بھڑکاتا ہے
اس عارضے کا علاج بالمثل نہیں

ان اللّٰہ یحب الرفق فی الامر کلہ (۷۹)

بے شک اللہ ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔

من یحرم الرفق یحرم الخیر (۸۰)

جو شخص نرمی سے بے نصیب ہوا، وہ ہر خیر سے بے نصیب رہا۔

۲۷۔ باڑھ پر تلوار کی چلنا نہیں شاق اس قدر
جس قدر ثروت میں ہے دشوار پانا اعتدال
ہے عجب دنیا میں نعمت درمیانی زندگی
فقر کی ذلت سے اور ثروت کے فتنے سے بری

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہے: **قاربوا و سددوا (۸۱)**

میانہ روی اختیار کرو اور راہِ راست پر چلو۔

۲۸۔ خوشامد میں ہم کو وہ قدرت ہے حاصل
کہ انساں کو کرتے ہیں ہر طرح مائل
کہیں احمقوں کو بناتے ہیں عاقل
کہیں ہوشیاروں کو کرتے ہیں غافل
کسی کو اتارا کسی کو چڑھایا
یونہی سیکڑوں کو اسامی بنایا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہے: احثوا فی وجوہ المداحین التراب (۸۲)
مداحوں (خوشامدیوں) کے منہ میں خاک ڈالو۔

۲۹۔ جانتے ہیں آپ کو پرہیزگار
عیب کوئی کر نہیں سکتے اگر
رکا ہاتھ جب بن گئے پارسا تم
نہیں پارسائی، یہ ہے نارسائی

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان من العصمۃ ان لا تجد (۸۳)

۳۰۔ یکا یک ہوئی غیرت حق کو حرکت
بڑھا جانب بو قبیس ابر رحمت
ادا خاک بطحا نے کی وہ ودیعت
چلے آتے تھے جس کی دینے شہادت
ہوئی پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل اور نوید مسیحا

عن خالد بن معدان قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انادعوۃ ابراھیم ابی و بشریٰ عیسیٰ بن مریم ورات امی حین حملت بی انہ خرج منھا نور اضائت لہ بصری من ارض الشام (۸۴)

حضرت خالد بن معدانؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حضرت ابراہیمؑ کی دعا اور حضرت عیسیٰؑ کی بشارت ہوں، میری والدہ نے دیکھا جس وقت میں ان کے بطن مبارک میں آیا کہ ان سے ایک نور نکلا جس سے بصریٰ جو ارض شام میں واقع ہے چمک اٹھا۔

۳۱۔ وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا

فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ

عن جابر بن عبداللّٰہ یقول ماسئل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم شیاً فقال لا (۸۵)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کے کوئی چیز مانگنے پر انکار نہیں کیا۔

۳۲۔ یہ کہہ کر کیا علم پر ان کو شیدا
کہ ہیں دور رحمت سے سب اہل دنیا

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الا ان الدنیا ملعونۃ و ملعون مافیھا الا ذکر اللّٰہ وماوالاہ او عالم او متعلم (۸۶)

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار رہو کہ دنیا اور دنیا کی چیزیں قابل نفرت ہیں بہ جز ذکر خدا کے اور جو اس سے ملتا جلتا ہو اور بہ جز عالم اور متعلم کے۔

۳۳۔ نبی کا نام وردِ زباں رہے جب تک
سخن زباں کے لئے اور زباں دہاں کے لئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دعا ہر طرح منقول ہے: **اللّٰھم ارزقنی حبك و حب من ینفعنی حبہ عندك. (۸۷)**

اے اللہ! مجھے اپنی محبت نصیب کر اور اس شخص کی جس کی محبت تیرے یہاں مجھے نفع دے۔

۳۴۔ دوزخ ہے گر وسیع تو رحمت وسیع تر
لا تقنطوا جواب ہے ہل من مزید کا

لاتقنطوا کے لئے دیکھیں نظیرا کبرآبادی کے شعر نمبر ۵ کی حدیث اور ہل من مزید کے لئے ابراہیم ذوق کے شعر نمبر ا کی حدیث۔

۳۵۔ مقصود اپنا کچھ نہ کھلا لیکن اس قدر
یعنی وہ ڈھونڈتے ہیں جو پایا نہ جائے گا

دیکھیں ولی کے شعر نمبر ۷ کی حدیث۔

۳۶۔ ذرہ ذرہ ہے مظہر خورشید
جاگ اے آنکھ، دن ہے، رات نہیں

دیکھیں سراج اورنگ آبادی کے شعر نمبر ۱ کی حدیث۔

۳۷۔ وادیٔ عشق میں موسیٰ کو ہو گر رخصت دید
ہاتھ کٹوائیں جو پھر کفش و عصا یاد رہے

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث۔

۳۸۔ ملتیں رستوں کے ہیں سب ہیر پھیر
سب جہازوں کا ہے لنگر ایک گھاٹ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج اگر حضرت موسیٰؑ زندہ ہوتے تو اس وقت ان پر بھی میرا اتباع لازم ہوتا۔(۸۸)

ایک اور حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرب قیامت میں حضرت عیسیٰؑ نازل ہوں گے، تو باوجود اپنے وصف نبوت اور عہدہ نبوت پر قائم رہنے کے اس وقت وہ بھی آپ ﷺ ہی کی شریعت کا اتباع کریں گے۔(۸۹)

۳۹۔ اے سب سے اوّل اور آخر
جہاں تہاں حاضر اور ناظر

دیکھیں خواجہ میر درد کے شعر نمبر ۱ کی حدیث۔

۴۰۔ وہ امت، لقب جس کا خیر الامم تھا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین لوگ میرے دور کے ہیں پھر وہ لوگ ہیں جو ان سے متصل ہوں گے اس کے بعد وہ لوگ ہیں جو ان کے بعد ہوں گے۔(۹۰)

۴۱۔ سلیمان نے کی جس کی حق سے تمنا

دیکھیں حکیم مومن خاں مومن کے شعر نمبر ۳ کی حدیث۔

۴۲۔ حمیم آب و زقوم کھانا ہے جن کا

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا، زقوم کے درخت سے اگر ایک قطرہ دنیا کے سمندروں میں ٹپکا دیا

جائے تو تمام دنیا کی معاش تباہ ہو جائے پھر ان لوگوں کا کیا حال ہو گا جن کی غذا ہی زقوم ہو گی۔(۹۱)

سید علی حیدر نظم طباطبائی ﴿م ۱۳۵۲ھ/۱۹۳۳ء﴾

۱۔ کیا ہے دست گیری کا جو وعدہ تیری رحمت نے
کلیجا ہاتھ بھر کا ہو گیا امیدواروں کا

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۵ کی حدیث۔

۲۔ نہیں ہے شرک، سجدہ کی جہت، مشرق ہو یا مغرب
سمجھتا ہے اگر تو ایک مرجع سب اشاروں کا

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے مدینے آتے وقت اپنی سواری پر نوافل پڑھتے تھے، سواری خواہ کسی طرف متوجہ ہوتی تھی اس کے بعد ابن عمرؓ نے بہ طورِ استدلال آیت: **وللّٰہ المشرق و المغرب فاینما تولوا فثم وجہ اللّٰہ** پڑھی۔(۹۲)

۳۔ کرم ادنیٰ پہ اعلیٰ سے زیادہ ہے تعالیٰ اللہ
گلوں سے پیشتر نشو و نما ہوتا ہے خاروں کا

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۵ کی حدیث۔

۴۔ لایلام المرء فی حب العشیرۃ یاد رکھ
پھر ملامت بھی کرے کوئی تو کچھ پروانہ کر

یہ اس حدیث کے الفاظ ہیں:

لا یلام المرء فی حب العشیرۃ (۹۳)

۵۔ علائق میں پھنسا کیوں، جلوہ گاہ قدس سے آ کر
بتا اے نظم آخر بھیس کیوں تو نے بدل ڈالا

حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا، اللہ کی تسکین وہی اور اطمینان بخشی سے اگر کسی کو تسکین قلبی اور اطمینان خاطر حاصل نہ ہو تو اس کا سانس حسرت دنیا میں ہی نکلتا ہے، اور جو لوگوں کے مال کی طرف چشم تمنا سے دیکھتا ہے اس پر غم چھایا رہتا ہے اور جو شخص خیال کرتا ہے کہ کھانا پینا اور لباس ہی اللہ کی نعمت ہے (ہدایت ایمان اور جنت نعمت خداوندی ہے) تو اس کے اعمال (حسنہ) کم ہو

جاتے ہیں اور عذاب سامنے آموجود ہوتا ہے۔(۹۴)

صوفی محمد اکبر خان بجلوی ثم میرٹھی ﴿م ۱۳۵۲ھ/۱۹۳۳﴾

۱۔ قندیل میں اک نورترا جلوہ فشاں تھا
آدمؑ تھا نہ حوا تھی، زمین تھی نہ زماں تھا

دیکھیں سراج اورنگ آبادی کے شعر نمبر ا کی حدیث۔

۲۔ رب ارنی کہہ تو دیا اٹھتے ہی پردہ
تھے ہوش فراموش، وہاں ہوش کہاں تھا

دیکھیں نظیر اکبرآبادی کے شعر نمبر ۳ کی حدیث۔

۳۔ کیا صفت اے آفتاب سجاں ہو تیری
اک اشارے میں ترے شق القمر ہونے لگا

دیکھیں میر سوز کے شعر نمبر ۲ کی حدیث۔

۴۔ نبیوں میں اس کی شان کا لبدر فی النجوم
ختم الرسل خطاب ہے نامدار کا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور دوسری انبیا کی مثال ایسی ہے جیسے ایک خوب صورت قصر ہو اس کی عمارت حسین ہو لیکن ایک اینٹ (لگانے) کی جگہ اس میں چھوڑ دی گئی ہو دیکھنے والے آکر اس کے گرداگرد گھومتے ہوں اور اس کے حسن تعمیر پر تعجب کرتے ہوں لیکن (ساتھ ہی) یہ بھی کہیں کہ ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا پس اس ایک اینٹ کے مقام کو میں نے درست کر دیا اور مجھ پر پیغمبروں کا خاتمہ ہو گیا۔(۹۵)

۵۔ اے شمر بند کر دیا آل نبی پہ آب
کم بخت پاسِ ساقی کوثر نہیں رہا

دیکھیں ان شاء اللہ انشا کے شعر نمبر ۲ کی حدیث۔

۶۔ داغِ عشق خاتم پیغمبراں لے جائے گا
بے نشاں تھا دل مرا اچھا نشاں لے جائے گا

دیکھیں شعر نمبر ۴ کی حدیث۔

۷۔ ہے جسم محمد ﷺ سراجاً منیرا
کہ ہے شان میں جس کی ذکرا کثیرا

دیکھیں انعام اللہ یقین کے شعر نمبر ۶ کی حدیث۔

۸۔ خدا نے ہماری ہدایت کی خاطر
محمد ﷺ کو بھیجا بشیراً نذیرا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو چھ چیزیں عطا فرما کر (دوسرے انبیا پر) فضیلت دی گئی۔۱۔ جوامع الکلم (الفاظ جامع مختصر جو زیادہ معانی کو حاوی ہو) دیئے گئے۔۲۔ (دشمن) پر رعب (ڈال کر اس کے) ذریعے سے میری مدد کی گئی۔۳۔ میرے لئے مال غنیمت حلال کیا گیا۔ ۴۔ زمین کو میرے لئے مسجد اور طہارت بنا دیا گیا۔۵۔ مجھے سب لوگوں کی طرف (ہدایت کے لئے) بھیجا گیا۔۶۔ مجھ پر (سلسلۂ) انبیا کا خاتمہ کر دیا گیا۔(۹۶)

۹۔ خدا دانا بینا ہے ہر نیک و بد کا
کہ ہے ذات اس کے سمیعا بصیرا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ کا سب سے زیادہ محبوب و مقرب، منصف حاکم ہوگا اور قیامت کے دن اللہ کا سب سے زیادہ مبغوض اور سخت ترین عذاب کا مستحق ظالم حاکم ہوگا۔(۹۷)

۱۰۔ خدا نے محمد ﷺ کی امت کو بخشی
وہ جنت، صفت جس کی ملکا کبیرا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کم ترین مرتبہ والا جنتی وہ ہوگا جو اپنے باغات کو بیویوں کو خادموں کو اور تختوں (مسہریوں) کو ہزار برس راہِ مسافت سے دیکھے گا اور اس کو آخری کنارے اس طرح نظر آئے گا جس طرح قریب ترین حصہ نظر آئے گا۔(۹۸)

۱۱۔ مکاں موتیوں کے، حسیں حور و غلماں
ہوا ٹھیک شمسا ولا زمہریرا

ابن مبارک نے بیان کیا اور عبداللہ بن احمد نے بھی زوائد میں تخریج کی ہے کہ حضرت ابن

مسعودؓ نے فرمایا جنت سکون بخش ہے نہ اس میں گرمی ہے نہ سردی۔(۹۹)

۱۲۔ قرآں میں وصف کرتا ہے خلاق دوجہاں
اے رے مرتبہ ترے خلق عظیم کا

دیکھیں قلندر بخش جرأت کے شعر نمبر۳ کی حدیث۔

۱۳۔ ساقی کوثر ادھر بھی چشم الطاف و کرم
ایک مدت سے ہوں تشنہ شربت دیدار کا

دیکھیں انشا کے شعر نمبر۲ کی حدیث۔

۱۴۔ قم اللیل الا قلیلا ندا تھی
گوار نہیں تھا ملال محمد ﷺ

سعید بن ہشام کا بیان ہے میں ام المومنین حضرت عائشہؓ کی خدمت میں گیا اور عرض کیا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق بتائیے۔ فرمایا کہ تو قرآن نہیں پڑھتا، میں نے عرض کیا پڑھتا کیوں نہیں ہوں، فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق قرآن تھا۔ میں نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام شب کے متعلق فرمائیے۔ فرمایا کیا تم یا ایھا المزمل نہیں پڑھتے۔ میں نے عرض کیا پڑھتا کیوں نہیں ہوں، فرمایا کہ اس سورت کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے قیام فرض کر دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ سال بھر تک رات کو قیام کرتے رہے یہاں تک کہ پاؤں سوجھ گئے۔ سورت کے آخر میں تخفیف نازل فرمادی اس کے بعد قیام شب نفل ہوگیا۔(۱۰۰)

۱۵۔ فرش پر یا رب ہب لی امتی کہتے ہیں وہ
عرش سے لا تقنطوا کہتا ہے رحمٰن دیکھ کر

دیکھیں نظیر اکبرآبادی کے شعر نمبر۵ کی حدیث۔

۱۶۔ ھوالباقی ھو السبحان ھوالاول ھوالاخر
فکل من علیھا فان، ھو الاول ھو الآخر

دیکھیں خواجہ میر درد کے شعر نمبر۱ کی حدیث۔

۱۷۔ جل گیا طور گرے غش میں جناب موسیٰ

ہے تجلی تری یا خالقِ سبحاں آتش

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھنگلی کے آخری جوڑ پر انگوٹھا رکھتے ہوئے یہ آیت فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکاو خرموسیٰ صعقا تلاوت کی اور فرمایا بس اتنی (تجلی ہوئی تھی) کہ پہاڑ آہستہ آہستہ چلا (یعنی لرزہ) اور موسیٰ بیہوش ہوکر گر گئے۔(۱۰۱)

۱۸۔ فدا اکبر ہو محبوب خدا پر
یہی ہے راہ تسلیم و رضا کی

دیکھیں نظیر اکبرآبادی کے شعر نمبر ٦ کی حدیث۔

مولانا بیدم شاہ بیدم وارثی ﴿م ۱۳۵۵ھ/۱۹۳٦ء﴾

۱۔ یہ ہے ادنیٰ وصف کمال محمد ﷺ
کہ ہے عرش زیر نعال محمد ﷺ

دیکھیں خواجہ میر اثر کے شعر نمبر ا کی حدیث۔

۲۔ ہر قطرے میں دریا کی موجیں نظر آتی ہیں
ہر بندے کی صورت میں مولیٰ نظر آتا ہے
کیا پوچھتے ہو ان کے جلووں کی فراوانی
ہم دیکھ نہیں سکتے اتنا نظر آتا ہے

دیکھیں سراج اورنگ آبادی کے شعر نمبر ا کی حدیث۔

۳۔ جن آنکھوں نے خدا کو دل میں بے پردہ نہ دیکھا ہو
وہ دیکھیں شمع کا فانوس میں روپوش ہو جانا

دیکھیں سراج اورنگ آبادی کے شعر نمبر ا کی حدیث،

۴۔ رگ جاں سے ندا دی، گوشۂ دل میں نظر آئے
کہاں وہ جلوہ گر تھے اور ان کو ہم کہاں سمجھے

دیکھیں سراج اورنگ آبادی کے شعر نمبر ۲ کی حدیث۔

۵۔ تزئین شب اسریٰ دیکھی تو ملک بولے
کیا آج خدا کے گھر مہمان نرالا آیا ہے

دیکھیں امیر مینائی کے شعر نمبر۲ کی حدیث۔

٦۔ ہمارا کچھ نہ ہونا لاکھ ہونے کے برابر ہے
چلے دنیا سے ہم شیدائے ختم المرسلین ہوکر

عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يومن احدكم حتى اكون احب اليه من والده و ولده و الناس اجمعين (١٠٢)

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اسے اپنے بیٹے، باپ اور تمام لوگوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔

علامہ محمد اقبال ﴿م ١٣٥٧ھ/ ١٩٣٨ء﴾

ا۔ وہ صاحب تحفۃ العراقین
ارباب نظر کا قرۃ العین

جعلت قرة عيني فى الصلوٰة (١٠٣)

میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔

۲۔ کھول آنکھ زمین دیکھ فلک دیکھ فضا دیکھ
مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ
اس جلوۂ بے پردہ کو پردوں میں چھپا دیکھ
ایام جدائی کے ستم دیکھ جفا دیکھ
بے تا نہ ہو معرکۂ بیم ورجا دیکھ

الايمان بين الخوف والرجاء (١٠٤)

ایمان، خوف اور امید کے مابین ہے۔

۳۔ بوے یمن آج بھی اس کی ہواؤں میں ہے

رنگ حجاز آج بھی اس کی نواؤں میں ہے

انی لاجد نفس الرحمٰن من قبل الیمن (۱۰۵)

یمن کی طرف سے مجھے خدا کی خوش بو آتی ہے (حضرت اویس قرنی وہیں کے تھے)

۴۔ عالم ہے فقط مومن جانباز کی میراث
مومن نہیں جو صاحب لولاک نہیں ہے

لولاک لما خلقت الا فلاک (۱۰۶)

اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو (بھی) پیدا نہ کرتا۔

۵۔ عمل سے زندگی بنتی ہے، جنت بھی جہنم میں
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے، نہ ناری ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **ان اللّٰہ لا ینظر الی صورکم و اموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم و اعمالکم (۱۰۷)**

بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا لیکن تمہارے دلوں اور کاموں کو دیکھتا ہے۔

۶۔ دوئی ملک ودیں کے لئے نامرادی
دوئی چشم تہذیب کی نابصیری

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے: **من کان ذالسانین فی الدنیا جعل اللّٰہ لہ یوم القیامۃ لسانین من نار (۱۰۸)**

جو شخص دنیا میں دو زبان والا یعنی (منافق) ہوگا، اللہ تعالیٰ اس کیلئے قیامت میں دو آتشیں زبانیں بنائیں گے۔

۷۔ تیغوں کے سائے میں ہم پل کر جواں ہوئے ہیں
خنجر ہلال کا ہے قومی نشاں ہمارا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **ان ابواب الجنۃ تحت ظلال السیوف (۱۰۹)**

بے شک جنت کے دروازے تلواروں کے سائے میں ہیں۔

۸۔ اگرچہ زر ہے زمانے میں قاضی الحاجات

جو فقر سے ہے میسر تونگری سے نہیں

ان لکل امة فتنة و فتنة امتی المال (۱۱۰)

بے شک ہر امت کے لئے ایک فتنہ مقرر ہے اور میری امت کے لئے فتنہ مال ہے (مال دولت کی وجہ سے جو فتنے کھڑے ہوتے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔)

۹۔ مدعا تیرا اگر دنیا میں ہے تعلیم دیں
ترک دنیا قوم کو اپنی نہ سکھلانا کہیں

لا رھبانیة فی الاسلام (۱۱۱)

اسلام میں رہبانیت (ترک دنیا) نہیں ہے۔

۱۰۔ گیسوے تاب دار کو اور بھی تاب دار کر
ہوش و خرد شکار کر، قلب و نظر شکار کر

اے اللہ تو اپنے اندر اور بھی کشش پیدا کر دے، تا کہ لوگ تیری محبت میں اپنا ہوش وخرد اور قلب ونظر سب کچھ کھو بیٹھیں، لیکن اللہ تعالیٰ کی محبت کا دارو مدار حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تابع داری پر موقوف ہے جس کا ذکر نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۶ میں گزر چکا ہے۔

۱۱۔ غیرت ہے بڑی چیز جہان تگ و دو میں
پہناتی ہے درویش کو تاج سردارا

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۴ کی حدیث۔

۱۲۔ افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا

دیکھیں قلی قطب شاہ کے شعر نمبر ۳ کی حدیث۔

۱۳۔ دنیا کو ہے پھر معرکۂ روح و بدن پیش
تہذیب نے پھر اپنے درندوں کو ابھارا

دیکھیں سید علی حیدر نظم طباطبائی کے شعر نمبر ۵ کی حدیث۔

مولانا حسرت موہانی ﴿م ۱۳۷۰ھ/۱۹۵۱ء﴾

١۔ لاؤں کہاں سے حوصلہ آرزوے سپاس کا
جب کہ صفات یار میں دخل نہ ہو قیاس کا

دیکھیں ولی کے شعر نمبر ۷ کی حدیث۔

٢۔ اک خلش ہوتی ہے محسوس رگ جاں کے قریب
آن پہنچے ہیں مگر منزل جاناں کے قریب

دیکھیں سراج اورنگ آبادی کے شعر نمبر ٢ کی حدیث۔

٣۔ روشن جمال یار سے ہے انجمن تمام
دہکا ہوا ہے آتش گل سے چمن تمام

دیکھیں سراج اورنگ آبادی کے شعر نمبر ١ کی حدیث۔

٤۔ ہر طرف ہیں عیاں نقوش جمال
دیدنی ہے نگارخانہ روح

دیکھیں سراج اورنگ آبادی کے شعر نمبر ١ کی حدیث۔

٥۔ نہ ہو اس کی خطا پوشی پہ کیوں ناز گنہگاری
نشان شان رحمت بن گیا داغ سیہ کاری

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ٥ کی حدیث۔

٦۔ ہر رضائے یار سے نزدیک ہم رہے
امیدوار وعدۂ یعطیک ہم رہے

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ الٰہی میری امت (کو بخش دے) میری امت (کو بخش دے) اور رونے لگے اللہ نے حکم دیا جبرئیل، محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر کہہ دے کہ تیری امت کے معاملے میں ہم تجھے راضی کر دیں گے تجھ کو دکھ نہ دیں گے۔ (١١٢)

ایک اور حدیث ہے کہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنی امت کی شفاعت کروں گا (اور اللہ ان کو بخش دے گا) یہاں تک کہ میرا رب ندا دے گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ (اب) راضی ہو گئے، میں عرض کروں گا ہاں میرے رب میں راضی

ہوگیا۔(١١٣)

٧۔ پھر آپ کہاں رہیں، کہاں ہم
کچھ دن کے ہیں اور میہماں ہم

کونوا فی الدنیا اضیافاً (١١٤)

دنیا کے لئے مہمان کے طور پر ہو جاؤ۔

سیماب اکبر آبادی ﴿م ١٣٧٠ھ/١٩٥١ء﴾

١۔ پایا تجھے حدود تعین سے ماورا منزل سے
کچھ نکل کر ترا راستا ملا

عن ابی سعید الخدری عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لو ان الجن والانس والشیاطین والملائکۃ منذ خلقو الی ان فنوا صفا واحدا ما احاطوا باللّٰہ ابدا. (١١٥)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر جن وبشر اور شیاطین وملائکہ سب آغاز آفرینش سے (آخری) لحۂ حیات تک یک قطار ہو کر (اللہ تعالیٰ کا معاینہ کریں تو) کبھی اللہ کا احاطہ نہ کر پائیں گے۔

٢۔ کہتے ہیں جس کو موت ہے اک بیخودی کی نیند
اس کو فنا کہاں ہے جو تجھ پر فنا ہوا

شہید چوں کہ ایک طرح سے زندہ ہے اس لئے اللہ نے اسے بہت سے انعامات سے نوازا ہے۔جیسا کہ حدیث میں ہے:

ان الشھداء اذا استشھد وانزل اللّٰہ جسداً کاحسن جسد ثم یقال لروحہ ادخلی فیہ فینظر الٰی جسدہٖ الاول مایفعل بہ ویتکلم فیظن انھم یسمعون کلامہ وینظر الیھم فیظن انھم یرونہ حتی تاتیہ ازواجہٖ من الحور العین فیذھبن بہٖ. (١١٦)

شہدا جب شہید ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ایک نہایت عمدہ جسم میں ان کو اتارتے ہیں

اور روح کو حکم ہوتا ہے کہ لوگ میرا کلام سنتے ہیں اور مجھے دیکھتے ہیں اسی حالت میں حوریں اس کے پاس آتی اور اس کو آخر لے جاتی ہیں۔

۳۔ ساری دنیا ہو نا امید تو کیا مجھے
تیرا ہی آسرا ہے ہنوز

دیکھیں نظیرا کبرآبادی کے شعر نمبر ۴ کی حدیث۔

۴۔ کمال علم و تحقیق مکمل کا یہ حاصل ہے
ترا ادراک مشکل تھا، ترا ادراک مشکل ہے

دیکھیں شعر نمبر ا کی حدیث:

حافظ جلیل حسن جلیل مانک پوری ﴿م ۱۳۶۵ھ/۱۹۴۶ء﴾

ا۔ پردہ نہ تھا وہ صرف نظر کا قصور تھا
دیکھا تو ذرے ذرے میں اس کا ظہور تھا

ایک حدیث میں ہے۔

اللّٰھم نور السمٰوت والارض (۱۱۷)

اے اللہ تو آسمان اور زمین کا نور ہے۔

۲۔ سچ تو یہ ہے آگ ہوتی ہے رقابت کی بری
تجھ کو موسیٰ نے جو دیکھا، طور جل کر رہ گیا

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھنگلی کے آخری جوڑ پر انگوٹھا رکھتے ہوئے یہ آیت: **فلما تجلی ربه للجبل جعله دکاو خر موسیٰ صعقا** تلاوت کی اور فرمایا بس اتنی (تجلی ہوئی تھی) کہ پہاڑ آہستہ آہستہ چلا (یعنی لرزہ) اور موسیٰ بیہوش ہو کر گر گئے۔ (۱۱۸)

۳۔ توکل کا یہ منشا ہے کہ اطمینان پیدا کر
نہ ہو سامان کا پابند، یا سامان پیدا کر

عن عمر بن الخطابؓ قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یقول لو انکم توکلون علی اللّٰہ حق توکله لرزقکم کما یرزق الطیر،

تغدو خصاصا و تروح بطانا (۱۱۹)

حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا کہ میں نے خود سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے اگر تم لوگ اللہ پر ایسا بھروسہ کرلو جیسا بھروسہ کرنے کا حق ہے (یعنی کامل بھروسہ کرلو) تو اللہ تم کو اسی طرح رزق عطا فرمائے گا جس طرح پرندوں کو دیتا ہے کہ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو شکم سیر واپس آتے ہیں۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یدخل من امتی سبعون الفابغیر حساب هم الذین لایسترقون ولا یتطیرون و علی ربهم یتوکلون (۱۲۰)

حضرت ابن عباسؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار آدمی بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے یہ وہ لوگ ہوں گے جو منتر نہیں کراتے، شگون نہیں کرتے اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

۴۔ موسیٰ پہ ہے اے جلوۂ جاناں عبث الزام
بجلی جو گرے لائے کوئی تاب کہاں تک

دیکھیں شعر نمبر ۲ کی حدیث۔

مولانا ظفر علی خان ﴿م ۱۳۷۵/۱۹۵۶ء﴾

۱۔ ہم اب سمجھے کہ شہنشاہِ مل لامکاں تو ہے
بنایا اک بشر کو سرورِ کون و مکاں تو نے

دیکھیں میر اثر کے شعر نمبر ۲ کی احادیث۔

۲۔ مئے لاتقنطوا کے نشے میں سرشار رہتا ہوں
یہ مستوں کو بخشی ہے حیاتِ جاوداں تو نے

دیکھیں عبدالحیٔ تاباں کے شعر نمبر ۱ کی حدیث۔

۳۔ گر ارض و سما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گزاروں میں، یہ نور نہ ہو سیاروں میں

لولاك لما خلقت الا فلاك (١٢١)

اگر آپ نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو (بھی) پیدا نہ کرتا۔

۴۔ دیا ہے علم اگر تو نے تو ساتھ اس کے عمل بھی ہو
کہ شرح لیس للانسانِ الا ماسعیٰ کر دے

عن ابی هريرة قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم اذامات الانسان انقطع عنه عمله الامن ثلث، صدقة جارية اوعلم ينتفع به او ولد صالح يدعواله. (١٢٢)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب انسان مرجاتا ہے تو اس کا عمل کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔ مگر تین چیزوں کا (سلسلہ جاری رہتا ہے)، ا۔ صدقہ جاریہ، ۲۔ وہ علم جس سے نفع حاصل کیا جائے، ۳۔ یا صالح اولاد جو اس (میت) کی لئے دعا کرے۔

۵۔ عرب کے واسطے رحمت، عجم کے واسطے رحمت
وہ آیا لیکن آیا رحمۃ للعالمین ہوکر

دیکھیں میر اثر کے شعر نمبر ۲ کی احادیث۔

٦۔ دنیا میں رحمت دوجہاں اور کون ہے؟
جس کی نہیں نظیر وہ تنہا تمہیں تو ہو

دیکھیں میر اثر کے شعر نمبر ۲ کی احادیث۔

۷۔ جو ماسوا کی حد سے بھی آگے گزر گیا
وہ رہ نورد جلوۂ اسریٰ تمہیں ہو

دیکھیں میر اثر کے شعر نمبر ۱ کی حدیث۔

۸۔ کون و مکاں سے آج تک اس کا جلوہ سمیٹا جا نہ سکا
ایک فقط انساں ہی کا ہے سینہ جس میں یہ نور سمایا ہے

حدیث قدسی:

لا يسعنی ارضی ولا سمائی ولكن يسعنی قلب عبد مومن (١٢٣)

زمین و آسماں بھی مجھے نہیں سمو سکتے۔ لیکن مومن کا دل مجھے سمو لیتا ہے۔

۹۔ ان ہوالا وحی یوحیٰ جن کی شان میں آیا ہے
رحمت عالم ہو کے اک امی اس مکتوب کو لایا ہے

دیکھیں دوسرے مصرع کے لئے پراثر کے شعر۲ کی احادیث۔

۱۰۔ ان الباطل کان زہو قا کہہ کے دیا ہے حق کو فروغ
پڑھ کے یہ افسوں منہ کے بل اس نے لات وہبل کو گرایا ہے

حضرت ابن مسعودؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن (کعبے میں) داخل ہوئے اس زمانے میں کعبے کے گرداگرد ۳۶۰ بت تھے۔ اس وقت دست مبارک میں لکڑی تھی، آپ اس لکڑی کی نوک سے ہر بت کو کچوکا دیتے جارہے تھے اور فرماتے جارہے تھے:

جاء الحق وزهق الباطل، وما يبدى الباطل و مايعيد (۱۲۴)

۱۱۔ جاء الحق وزہق الباطل اس کی زباں پر آتے ہی
کفر کے برزخ سر بہ فلک پر پرچم دیں لہرایا ہے

دیکھیں پچھلے شعر کی حدیث۔

۱۲۔ مسجدوں میں غلغلہ ہے رتل القرآن کا
شور افسانوں میں ہے داؤد کے الحان کا

عن عبدالله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقال لصاحب القرآن اقرأ وارتق ورتل كما كنت ترتل فى الدنيا فان منزلك عند آخر اية تقرأها (۱۲۵)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا پڑھ اور ترقی کر اور ترتیل کر۔ تیری منزل اس آخری آیت کے پاس ہے جو تو پڑھتا ہے۔

لحن داؤدی کا ذکر ایک حدیث میں اس طرح آتا ہے۔

ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو موسیٰ البتہ تجھ کو بانسری دی گئی ہے، داؤد کی بانسریوں سے۔ پھر فرمایا کہ تیری آواز ایسی دل

کش ہے گویا تیرا گلا بانسری ہے اور تیری آواز میں لحن داؤدی کا اثر ہے۔(۱۲۶)

۱۳۔ چاند سے سیکھوں کہ ہے اوسطہا خیر الامور
بدر کیوں گھٹتا اگر پہلے ہی رہتا ناتمام

ہر معاملے میں درمیانی رستہ اختیار کرنا چاہئے، جیسا کہ حدیث میں ہے:

خیر الامور اوسطہا،

ہر کام میں بہتر اس کا درمیان ہے۔(۱۲۷)

۱۴۔ بھرا کوزے میں دجلہ یوں آپ نے
قل امنت باللہ ثم استقاموا

عن سفیان بن عبداللہ، الثقفی قال یا رسول اللہ قل لی فی الاسلام قولا لا اسئل عنه احداً بعدك وفی روایة غیرك قال قال امنت باللہ ثم استقم (۱۲۸)

سفیان بن عبداللہ الثقفیؓ نے خدمت گرامی میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کے سلسلے میں مجھے کوئی ایسی بات بتا دیجئے کہ حضور ﷺ کے بعد مجھے کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت نہ رہے اور ارشاد فرمایا کہو آمنت باللہ (میں اللہ پر ایمان لایا) پھر استقامت رکھو (یعنی اس پر جمے رہو یا سیدھی چال چلتے رہو)۔

۱۵۔ آدمی پیدا ہوا آزاد ماں کے پیٹ سے
کب سے تم لوگوں نے سمجھا ہے غلام آزاد کو

یعنی ہر بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو سالم سرشت لے کر آتا ہے اس کی طبیعت قبول حق کے لئے تیار ہوتی ہے۔ اگر اس پر بیرونی اثر نہ ڈالا جائے تو وہ اپنی سلامتی پر قائم رہتی ہے، کیوں کہ سادہ عقل اور سالم فہم کے اندر دین اسلام مرکوز ہے۔ اب کسی بیرونی وجہ مثلاً ماں باپ کی پیروی یا کسی دوسرے سبب سے تبدیلی آتی ہے تو اس کی سلامتی (یعنی فطرت) زائل ہو جاتی ہے۔

حدیث میں ہے:

عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مامن مولود الایولد علی الفطرة فابواہ یهودانه او ینصرانه او یمجسانه (۱۲۹)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہر بچہ فطرت ہی پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔

احمد حسین امجد حیدر بادی (دکنی) ﴿م ١٣٨٠ھ/١٩٦١ء﴾

١۔ غم سے ترے اپنا دل نہ کیوں شاد کروں
جب تو سنتا ہے کیوں نہ فریاد کروں
میں یاد کروں تو، تو مجھے یاد کرے
تو یاد کرے تو میں نہ کیوں یاد کروں

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ جیسا میرے ساتھ اعتقاد رکھتا ہے میں اس سے اسی طرح پیش آتا ہوں اور وہ جب مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر مجھے اپنے جی میں یاد کرتا ہے میں بھی اس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس کی مجلس سے اچھی مجلس میں یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ میری طرف بالشت بھر آتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں، اور اگر ایک ہاتھ میری طرف چلتا ہے تو میں ایک گز اس کی طرف چلتا ہوں، اور اگر وہ میرے پاس چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں۔ (١٣٠)

٢۔ ضائع فرما نہ سر فروشی کو مری
مٹی میں ملا نہ گرم جوشی کو مری
آیا ہوں کفن پہن کے اے رب غفور
دھبا نہ لگے سپید پوشی کو مری

حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ بندے کو اپنے قریب بلوا کر اس پر اپنا ہاتھ رکھے گا، اور مخلوق سے چھپا کر اس کے سامنے اس کا اعمال نامہ لا کر فرمائے گا اپنا اعمال نامہ پڑھ۔ حسب الحکم بندہ پڑھے گا اور نیکی کو لکھا دیکھ کر اس کا چہرہ چمک جائے گا اور دل خوش ہوگا، اللہ فرمائے گا میرے بندے کیا تو اس کو پہچانتا ہے بندہ عرض کرے گا ہاں پروردگار پہچانتا ہوں اللہ

فرمائے گا میں نے تیری نیکی قبول کی، بندہ فوراً سجدے میں گر پڑے گا، اللہ فرمائے گا اپنا سر اٹھا اور اپنے اعمال نامے کو (اور آگے) پڑھ۔ حسب الحکم بندہ پڑھے گا اور بدی لکھی دیکھ کر اس کا چہرہ سیاہ اور دل خوف زدہ ہو جائے گا، اللہ فرمائے گا میرے بندے کیا تو اس کو پہچانتا ہے بندہ عرض کرے گا ہاں میرے رب پہچانتا ہوں، اللہ فرمائے گا میں تجھ سے زیادہ اس کو جانتا ہوں مگر میں نے تجھے یہ گناہ معاف کیا۔ اس طرح بندہ پڑھتا جائے گا نیکی کو پڑھے گا اور اللہ کی طرف سے قبول ہونے کا فرمان سن کر سجدے کرے گا اور بدی کو پڑھے گا اور معافی کا حکم سن کر سجدے کرے گا مخلوق کو (کچھ معلوم نہ ہوگا کہ واقعہ کیا گزر رہا ہے فقط) اس کا سجدے کرنا دکھائی دے گا اسی لئے بعض لوگ آپس میں چپکے چپکے کہیں گے بشارت ہو اس بندے کو جس نے کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کی کسی کو معلوم نہ ہوگا کہ اللہ کا اور اس کا کیا معاملہ گزرا۔ (۱۳۱)

۳۔ ہر چیز مسبب سبب سے مانگو
منت سے خوشامد سے، ادب سے مانگو
کیوں غیر کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہو
بندے ہو اگر رب کے تو رب سے مانگو

دیکھیں نظیر اکبر آبادی کے شعر نمبر ۴ کی حدیث۔

۴۔ خوں روتا ہو ملبد آپ کو دیکھا نہیں
جس گھڑی پیوستہ حضرت کے حنا تھی میں نہ تھا

عن ابن عمر قال لقد رایت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم ملبدا (۱۳۲)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ﷺ کے سر کے بالوں پر لیپ کیا ہوا تھا۔ (یعنی خضاب مہندی کا)

✿

حوالے

١۔ ترمذی: حدیث ٣٢٧١۔ مصطفیٰ الحلبی
٢۔ مسند احمد: ج ۴، ص ٦٨، حدیث ١٦٧٤٢۔ بیروت
٣۔ مسند احمد: ج ٥، ص ٢٣٧، حدیث ١٧٣٨٠۔ بیروت
۴۔ لغات الحدیث۔ کتاب ''ن'': ص ١٥٦
٥۔ بخاری: ج ٨، ص ١٥٢۔ دار الفکر
٦۔ مسند احمد: ج ٢، ص ١٣۴، حدیث ۴٩٩٧۔ بیروت ١٩٩٣ء
٧۔ آثار السنن
٨۔ کشف الخفا: ج ١، ص ٢١٣۔ مکتبہ دار التراث
٩۔ مسند احمد: ج ٧، ص ١٢٧، حدیث ٢۴٠۴٨۔ بیروت ١٩٩٣ء
١٠۔ مجمع الزوائد: ج ٨، ص ٩٥۔ القدسی
١١۔ الترغیب والترہیب: ج ٣، ص ٥٦٠۔ مصطفیٰ الحلبی
١٢۔ مسند احمد: ج ٢، ص ٦٢، حدیث ۴۴٦٠۔ بیروت ١٩٩٣ء
١٣۔ بخاری: ج ٨، ص ١١٠۔ دار الفکر
١۴۔ کشف الخفا: ج ٢، ص ١۴٠، مکتبہ دار التراث
١٥۔ سورۃ الشمس
١٦۔ ترمذی: ادب ۴٧
١٧۔ بخاری: ج ٨، ص ١٥٥۔ دار الفکر
١٨۔ کشف الخفا: ج ١، ۴٧٢۔ مکتبہ دار التراث
١٩۔ الترغیب والترہیب: ج ٣، ص ٥٦٠۔ مصطفیٰ الحلبی
٢٠۔ مسند احمد: ج ٥، ص ۴٨٥، حدیث ١٨٧٢۴۔ بیروت ١٩٩٣ء
٢١۔ مجمع الزوائد: ج ١٠، ص ۴١٥۔ القدسی
٢٢۔ سنن ابی داؤد: ص ٩٢١۔ ای طبعۃ مرقمۃ
٢٣۔ اتحاف السادۃ المتقین: ج ٥، ص ٣٠۔ تصویر بیروت
٢۴۔ مسند احمد: ج ٢، ص ٢٠٣، حدیث ٨٠٥٣۔ بیروت
٢٥۔ مسند احمد: ج ٥، ص ١٩٧، حدیث ١٧١٧٩۔ بیروت ١٩٩٣ء
٢٦۔ مجمع الزوائد: ج ١٠، ص ٣٠٨

۲۷۔ کشف الخفا: ج۱،ص۱۸،۲۷۳۔مکتبہ دارالتراث

۲۸۔ بخاری: ج۷،ص۱۷۱،۲۱۴۔دارالفکر

۲۹۔ مجمع الزوائد: ج۸،ص۲۵۳۔القدسی

۳۰۔ مشکوۃ: حدیث ۴۹۷۳۔المکتب الاسلامی

۳۱۔ مسند احمد: ج۳،ص۴۸۳،حدیث ۱۱۲۷۷۔بیروت ۱۹۹۳ء

۳۲۔ مسند احمد: ج۶،ص۲۱۳۔حدیث ۲۰۹۷۶۔بیروت ۱۹۹۳ء

۳۳۔ تفسیر مظہری۔سورۃ المدثر:ص۱۲۴۔کوئٹہ

۳۴۔ مسند احمد: ج۲،ص۶۰۳،حدیث ۸۰۵۳۔بیروت ۱۹۹۳ء

۳۵۔ مسند احمد: ج۷،ص۱۳۲،حدیث ۲۴۰۸۰۔بیروت ۱۹۹۳ء

۳۶۔ مسند احمد: ج۳،ص۳۶۳،حدیث ۱۰۵۸۸

۳۷۔ اتحاف السادۃ المتقین: ج۷،ص۱۴۴۔تصویر بیروت

۳۸۔ اتحاف السادۃ المتقین: ج۱۰،ص۵۰۸۔تصویر بیروت

۳۹۔ مسند احمد: ج۴،ص۶۶،حدیث ۸۶۴۰۔بیروت

۴۰۔ مسند احمد: ج۶،ص۱۴۴،حدیث ۲۰۶۳۲۔بیروت

۴۱۔ تفسیر مظہری: سورۃ الانشراح:ص۲۹۲۔کوئٹہ

۴۲۔ تفسیر مظہری: سورۃ الانفال:ص۶۱۔کوئٹہ

۴۳۔ مسند احمد: ج۵،ص۳۹۳،حدیث ۱۸۲۴۰۔بیروت ۱۹۹۳ء

۴۴۔ آثار السنن: دارقطنی

۴۵۔ بخاری: ج۸،ص۷۶۔دارالفکر

۴۶۔ مسند احمد: ج۲،ص۴۰۴،حدیث ۶۸۱۶۔بیروت

۴۷۔ مسند احمد: ج۲،ص۶۰۳،حدیث ۸۰۵۳۔بیروت

۴۸۔ اتحاف السادۃ المتقین: ج۱،ص۲۳۷،تصویر بیروت

۴۹۔ المعجم الکبیر: ج۱۰،ص۲۱۰۔طبعۃ العراق

۵۰۔ تفسیر مظہری: سورۂ سجدہ:ص۲۷۰۔کوئٹہ

۵۱۔ مسند احمد: ج۲،ص۵۳۰،حدیث ۷۶۰۶۔بیروت ۱۹۹۳ء

۵۲۔ مسند احمد: ج۱،ص۵۱،حدیث ۲۰۵۔بیروت

۵۳۔ انتخاب صحاح ستہ: ص۵۲
۵۴۔ ایضاً: ص۸۳
۵۵۔ بخاری: ج۹، ص۱۴۱، دارالفکر۔ کشف الخفا: ج۱، ص۱/۱۱۹، مکتبہ دارالتراث
۵۶۔ انتخاب صحاح ستہ: ص۹۲
۵۷۔ ایضاً: ص۹۴
۵۸۔ ایضاً: ص۱۰۰
۵۹۔ ایضاً: ص۱۱۴
۶۰۔ ایضاً: ص۱۴۲
۶۱۔ ایضاً: ص۱۶۲
۶۲۔ ایضاً: ص۱۶۳
۶۳۔ ایضاً: ص۱۸۶
۶۴۔ ایضاً: ص۱۹۳
۶۵۔ ایضاً: ص۱۹۸
۶۶۔ ایضاً: ص۲۰۸
۶۷۔ بخاری: ج۸، ص۱۳۴، دارالفکر
۶۸۔ انتخاب صحاح ستہ: ص۲۴۸
۶۹۔ کشف الخفا: ج۱، ص۴۱۳، مکتبہ دارالتراث
۷۰۔ ایضاً: ج۱، ص۱۷۷، مکتبہ دارالتراث
۷۱۔ مسند احمد: ج۵، ص۱۷، بیروت، ۱۹۹۳ء
۷۲۔ ایضاً: ج۶، ص۵۳۵، بیروت ۱۹۹۳ء
۷۳۔ ترمذی: حدیث ۲۵۰۱، مصطفیٰ الحلبی
۷۴۔ کشف الخفا: ج۱، ص۱۶۷، مکتبہ دارالتراث
۷۵۔ مسند احمد: ج۳، ص۱۹۳، حدیث ۹۴۴۷، بیروت ۱۹۹۳ء
۷۶۔ اتحاف: ج۵، ص۴۱۴۔ ج۵، ص۱۲۲، تصویر بیروت
۷۷۔ کشف الخفا: ج۱، ص۲۷۴، مکتبہ دارالتراث
۷۸۔ شرح السنہ: ج۱۴، ص۲۶۹، المکتب الاسلامی
۷۹۔ مسند احمد: ج۷، ص۵۷، حدیث ۵۷۰، بیروت ۱۹۹۳ء
۸۰۔ ایضاً: ج۵، ص۴۸۵، حدیث ۱۸۷۲۴، بیروت ۱۹۹۳ء

۸۱۔ ایضاً: ج ۳، ص ۲۸۳، حدیث ۱۰۰۵۳، بیروت ۱۹۹۳ء
۸۲۔ ایضاً: ج ۷، ص ۱۰، حدیث ۲۳۳۱۲، بیروت ۱۹۹۳ء
۸۳۔ کشف الخفا: ج ۱، ص ۲۹۹، مکتبہ دار التراث
۸۴۔ تفسیر قرطبی: ج ۲، ص ۱۳۱، دار الکتب المصریہ
۸۵۔ الطبقات الکبریٰ: ج ۱، ۲، ص ۹۳، التحریر
۸۶۔ الترغیب والترہیب: ج ۴، ص ۱۷۴، مصطفی الحلبی
۸۷۔ اتحاف: ج ۵، ص/ ۸۷۔ ج ۹، ص ۵۴۹، تصویر بیروت
۸۸۔ دارمی:
۸۹۔ معارف القرآن: ج ۲، ص ۱۰۲، کراچی
۹۰۔ مسند احمد: ج ۱، ص ۶۲۵، حدیث ۳۵۸۳، بیروت ۱۹۹۳ء
۹۱۔ ترمذی: حدیث ۲۵۸۵، مصطفی الحلبی
۹۲۔ تفسیر مظہری: سورۃ البقرہ: ص ۱۱۷، کوئٹہ
۹۳۔ اردو میں قرآن اور حدیث کے محاورات: ص ۷۵، اسلام آباد
۹۴۔ کشف الخفا: ج ۲، ص ۳۹۰، مکتبہ دار التراث
۹۵۔ شرح السنہ: ج ۱۳، ص ۲۰۱، المکتب الاسلامی
۹۶۔ مسند احمد: ج ۳، ص ۱۳۴، حدیث ۹۰۷۷، بیروت ۱۹۹۳ء
۹۷۔ ایضاً: ص ۴۰۲، حدیث ۱۰۷۹۰، بیروت ۱۹۹۳ء
۹۸۔ تفسیر ابن کثیر: ج ۷، ص ۴۷۴، الشعب
۹۹۔ تفسیر مظہری: سورۃ الدہر: ص ۱۵۶، کوئٹہ
۱۰۰۔ ایضاً: سورۃ المزمل، کوئٹہ
۱۰۱۔ ترمذی: ج ۲، ص ۱۳۸۔ ابواب التفسیر، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی
۱۰۲۔ مسند احمد: ج ۴، ص ۱۷، حدیث ۱۲۴۰۳، بیروت
۱۰۳۔ ایضاً: ج ۳، ص ۵۸۱، حدیث ۱۱۸۸۴، بیروت ۱۹۹۳ء
۱۰۴۔ شعب الایمان: ج ۲، ص ۱۴، حدیث ۱۰۳۳، بیروت ۱۹۹۰ء
۱۰۵۔ کشف الخفا: ج ۱، ص ۱/ ۲۵، ۳۰۴، مکتبہ دار التراث
۱۰۶۔ ایضاً: ج ۲، ص ۲۳۲
۱۰۷۔ مسند احمد: ص ۱۲۶، حدیث ۶۹۹، بیروت ۱۹۹۳ء
۱۰۸۔ اتحاف السادۃ المتقین: ج ۲، ص ۲۷۱، تصویر بیروت

۱۰۹۔ مسند احمد: ج ۵،ص ۵۳۹،حدیث ۱۹۰۴۴، بیروت ۱۹۹۳ء

۱۱۰۔ مسند احمد: ج ۵،ص ۱۶۴،حدیث ۱۷۰۱۷

۱۱۱۔ کشف الخفا: ج ۲،ص ۵۲۸،مکتبہ دار التراث

۱۱۲۔ مسلم: ص ۱۹۱،عیسیٰ الحلبی

۱۱۳۔ مجمع الزوائد: ج ۱۰،ص ۳۷۷،القدسی

۱۱۴۔ تفسیر قرطبی: ج ۱۲،ص ۲۷۷،دار الکتب المصریہ

۱۱۵۔ تفسیر ابن کثیر: ج ۳،ص ۳۰۴،الشعب

۱۱۶۔ تفسیر مظہری: سورۃ البقرۃ: ص ۱۵۲،کوئٹہ

۱۱۷۔ سنن ابوداؤد: ج ۱،ص ۲۱۱،کراچی

۱۱۸۔ ترمذی: ج ۲،ص ۱۳۸۔ ابواب التفسیر کراچی

۱۱۹۔ کشف الخفا: ج ۲،ص ۲۱۸،مکتبہ دار التراث

۱۲۰۔ اتحاف: ج ۲،ص ۴۰،تصویر بیروت

۱۲۱۔ کشف الخفا: ج ۲،ص ۲۳۲،مکتبہ دار التراث

۱۲۲۔ مسند احمد: ج ۳،ص ۶۵،حدیث ۸۶۲۷،بیروت،۱۹۹۳ء

۱۲۳۔ اردو شاعری میں احادیث کی تلمیحات از صفیہ خان: ص ۱۶۶،حیدر آباد،

۱۲۴۔ بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ نسائی

۱۲۵۔ ترمذی: حدیث ۲۹۱۴،مصطفیٰ الحلبی

۱۲۶۔ بخاری و مسلم

۱۲۷۔ کشف الخفا: ج ۱،ص ۴۶۵

۱۲۸۔ مسند احمد: ج ۴،ص ۴۲۱،حدیث ۱۴۹۹۰،بیروت ۱۹۹۳ء

۱۲۹۔ بخاری: ج ۲،ص ۱۱۸۔ ج ٦،ص ۱۴۳،دار الفکر

۱۳۰۔ تفسیر مظہری عربی۔ سورۃ البقرہ: ص ۱۵۰،حافظ کتب خانہ،کوئٹہ

۱۳۱۔ السنہ لابن ابی عاصم: ج ۱،ص ۲۶۸،المکتب الاسلامی

۱۳۲۔ مسند احمد: ج ۲،ص ۲۷،حدیث ۵۹۹۱،بیروت ۱۹۹۳ء

سید فضل الرحمٰن

قاموس الحدیث

﴿۵﴾

باب الجیم

جَاحِدٌ: منکر۔ جھوٹا۔ ہٹ دھرم۔

جَاحِرٌ: قافلے سے بچھڑ کر پیچھے رہ جانے والا۔

جَاحِظَۃُ: آنکھ کا ڈھیلا۔

جَاحِمٌ: بہت گرم جگہ۔ بھڑکتا ہوا شعلہ۔ دہکتا ہوا انگارہ۔ جَاحِمُ الحَرْب۔ گھمسان کی جنگ۔
عَیْنٌ جاحِمَۃٌ۔ گھورنے والی آنکھ۔

جَادٌّ: جھگڑنا۔ تحقیق کرنا۔ کسی سے جیل وحجت کرنا۔

جَادَّۃُ: راستے کا درمیان۔ شاہ راہ۔ بڑی سڑک۔ جمع جَوَادٌّ۔

جَادِسٌ: اجاڑ۔ ویران۔ جمع جوادس۔

جَادَعَ: گالی دینا۔ جھگڑنا۔

جَادِیُ: مانگنے والا۔ دینے والا۔

جَاذِبُ: پرکشش۔ دل فریب۔ دل کش۔ جاذب نظر۔ کم دودھ والی اونٹنی۔ جمع جَوَاذِبَ۔

جَاذِبَةٌ: کم دودھ والی اونٹنی۔

جَاذِبِیَّةٌ: کشش۔ جاذبیت۔ کھینچنے کی طاقت۔

جَارَّةٌ: پانی پر جانے کا راستہ۔ کام کرنے والے اونٹ۔ لَا صَدَقَةَ فِی الْاِبِلِ الجَارَّةِ۔ ان اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں جو محنت کرتے ہوں۔ لَا جَارَّةَ لِیْ فِی هٰذَا۔ اس میں میرا کوئی فائدہ نہیں کہ مجھے اس سے دل چسپی ہو۔

جَارِحٌ: کمائی کرنے والا۔ زخم لگانے والا۔ چیرہ لگانے والا۔

جَارِحَةٌ: عضو۔ جیسے ہاتھ۔ پیر۔ جمع۔ جَوَارِحٌ۔ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ۔ اور جو شکاری جانور تم نے شکار پر دوڑانے کے لئے سدھائے ہوئے ہیں۔

جَارِفٌ: مرگ عام۔ منحوس بلا۔ آفت۔ صفایا کر دینے والا۔ ہمہ گیر تباہی مچانے والا۔

جَارِمٌ: خشک کھجوریں اکٹھی کرنے والا۔

جَارِنٌ: پرانا سامان۔ سانپ کا بچہ۔

جَارُوْدٌ: منحوس۔

جَارُوْدِیَةٌ: شیعوں کا ایک فرقہ جو ابوالجارود زیاد بن المنذر الہمذانی کی طرف منسوب ہے۔

جَارُوْشَةٌ: چکی۔ دلنے کی مشین۔

جَارِیَةٌ: باندی۔ کنیز۔ لڑکی۔ نوکرانی۔ ہوا۔ کشتی۔ سانپ۔ جمع جَوَارٍ۔ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ۔ ہم نے تمہیں کشتی میں سوار کرلیا۔ اَلشَّيْطٰنُ يَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ۔ شیطان آدمی کے بدن میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔

جَازِمٌ: قطعی۔ یقینی۔ لازمی۔ پختہ۔ حرف کو ساکن کرنے والا عامل۔ بھرا ہوا مشکیزہ۔

جَازِیَةٌ: ثواب۔ سزا۔

جَاسِرٌ: بہادر۔ دلیر۔ نڈر۔ باہمت۔ بے باک۔

جَاسُوْسٌ: دشمن کی خبر لانے والا۔

جَاشِرٌ: آزاد جانور، جو جہاں چاہے جائے۔

جَاشِرِیَّةٌ: نصف النہار۔ پو پھٹنے کا وقت۔

جَاضِمٌ: بڑا کھاؤ۔ پیٹو۔ جمع جُضَمٌ۔